حافظ خلیل اقبال احراری (کمالیہ)

شہادت ہے مقصود و مطلوب مؤمن!

آہ پیر جی عبد العلیم رائے پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ

تمہیں سے اے مجاہد و جہان کا ثبات ہے
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

اک عجیب سا احساس زیاں محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی ہم سے متاع عزیز چھن گئی ہو یا جیسے اندھیرے راستے میں کسی محافظ کا ہاتھ، ہاتھ سے چھوٹ گیا ہو۔ قلم لرز رہا ہے، انگلیاں اس کو تھامنے کی ہمت نہیں رکھتیں تاہم اس شہید معصوم کا خون ناحق رشحات قلم بن کر کاغذ پر پھیل رہا ہے، جس قلب میں حب رسول ﷺ کا بحر بے کراں ٹھاٹھیں مار رہا تھا اس نے حضرت شہید کو فارغ نہیں بیٹھنے دیا اور بارگاہ رب العلمین میں لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک پکارتا ہوا بڑھا اور جام شہادت نوش کر گیا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے یہ دارورسن کہاں

۱۴ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ ۱۶ جنوری ۱۹۹۵ء بروز پیر شب برات کے موقع پر مجلس احرار اسلام کے عظیم رہنماء اور تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ کے سرفروش مجاہد حضرت پیرجی مولانا عبد العلیم رائے پوری کو مغرب اور عشاء کے درمیان اپنے گھر کے سامنے منکرین ختم نبوت و ازواج و اصحاب رسول ﷺ نے کلاشنکوف کا برسٹ مار کر شدید زخمی کر دیا اور آپ کا دیرینہ ساتھی شیخ امجد حسین جو کہ حضرت شہید کے ہمراہ تھا موقع پر جاں بحق ہو گیا اور حضرت شہید کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

شہادت کی اطلاع ملتے ہی مختلف علاقوں سے اکابر علماء و زعماء کی جماعتیں چیچہ وطنی پہنچنا شروع ہو گئیں۔ اگلے دن بروز منگل ۱۵ شعبان کو ظہر کی نماز کے فوراً بعد حضرت شہید کا جنازہ جلوس کی صورت میں ایم سی ہائی سکول کی طرف روانہ ہوا۔ جنازہ کے جلوس میں حضرت شہید کے بڑے بھائی حافظ عبد المجید صاحب، مجلس احرار اسلام کے رہنما ابن امیر شریعت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست مولانا اعظم طارق ایم این اے، احرار رہنما جناب عبد اللطیف خالد چیمہ اور، سید محمد کفیل بخاری اور حضرت شہید کے تمام اعزہ و اقارب کے علاوہ ہر طبقہ کے افراد ہزاروں کی تعداد میں شریک تھے۔ عوام جوش و جذبہ میں

مشتعل تھے۔ تاہم حضرت ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری اور مولانا اعظم طارق نے جوش کے ساتھ ہوش کا سبق دیتے ہوئے امن امان کی تلقین کی اور لوگوں کو پر امن رکھا۔ اور ایم سی ہائی سکول کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں شہداء کی میتیں رکھی ہوئی تھیں اور انسانوں کا ایک بحر بیکراں غم و یاس کی کیفیتوں میں موج زن تھا۔ نماز جنازہ سے قبل اجتماع سے ابنِ امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ اور مولانا محمد اعظم طارق نے خطاب کرتے ہوئے حضرت پیر جی شہید کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا اور جس عظیم مقصد کی خاطر حضرت شہید نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اس پر گامزن رہنے کا عزم نو کیا۔ سپاہ صحابہ کے رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی نے بھی خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری جناب عبداللطیف خالد تھے، ان کی ولولہ انگیز تقریر نے دلوں کو حوصلہ دیا۔ حضرت سید نفیس شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ شہداء کی میتیں قبرستان لے جائی گئیں۔ تو یہ منظر بڑا رقت انگیز تھا۔ حضرت شہید کو قطب الارشاد حضرت پیر جی عبدالعزیز رائپوری رحمۃ واسعۃ (جو حضرت شہید کے تایا تھے) اور مجاہد احرار (رفیق امیر شریعت) مولٰنا حکیم حافظ ولی محمد رحمہ اللہ (کمالیہ والے) کے قدموں میں سپرد خاک کیا گیا۔ شیخ امجد حسین کو بھی حضرت کے قریب ہی دفن کیا گیا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی اور حضرت شہید کے مداح قبر پر مٹی ڈالنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے رہے تھے۔ تدفین کے بعد حضرت نفیس شاہ صاحب مدظلہ نے دعاء فرمائی۔

ابتدائی حالات زندگی

حضرت پیر جی شہید کی عمر ۵۵ سال کے لگ بھگ تھی آپ ہندوستان کے مشہور قصبہ رائے پور گجراں ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان برگزیدہ ہستیوں کا خاندان ہے جو روحانی طور پر قطب الارشاد حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری نوراللہ مرقدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت پیر جی عبداللطیف رائے پوری آپ کے والد ماجد اور حضرت حافظ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دادا تھے دونوں بلند پایہ صوفی اور عالم تھے۔ والد مرحوم حضرت شاہ عبدالقادر رائپوری سے بیعت مجاز تھے اور دادا حضرت گنگوہی کے خلیفہ مجاز۔ قسامِ ازل نے حضرت پیر جی شہید کے لئے عظیم دینی ماحول کا انتظام ابتداء ہی سے فرما دیا تھا۔ والد گرامی نے حضرت شہید کی تربیت اور پرورش نہایت توجہ سے فرمائی اور آپ کو مدرسہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل کرادیا جہاں آپ نے قرآن پاک، فارسی، عربی، فقہ، اصول فقہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ خیر المدارس ملتان میں دورہَ حدیث مکمل کیا اور واپس چیچہ وطنی تشریف لے آئے۔

درس و تدریس

دورہ حدیث سے فراغت کے بعد مدرسہ تجوید القرآن میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور درسِ نظامی کی ابتدائی کتابیں صرف، ونحو، منطق، فقہ، اصولِ فقہ پڑھائیں۔ مولانا اعظم طارق نے آپ سے ہی

ابتدائی کتب پڑھی تھیں۔ ۱۹۷۷ء میں حضرت پیر جی عبداللطیف کے وصال کے بعد تجوید القرآن چیچہ وطنی کی نظامت سنبھالی اور آپ کی سرپرستی میں مدرسہ ترقی کرنے لگا، کچھ عرصہ کے بعد آپ کے تایا حضرت پیر جی عبدالعزیز رائپوری نے آپکی انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے مولانا حبیب اللہ کی معاونت کیلئے آپ کو جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا ناظم اعلیٰ مقرر فرمایا اور حضرت شہید ایک عرصہ تک جامعہ کے سرپرست اور ناظم اعلیٰ رہے اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے بجا لاتے رہے۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

حضرت پیر جی شہید، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ سے متاثر اور جانشین امیر شریعت حضرت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہ اور ابنِ امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری کے معتمد تھے۔ حضرت شہید فکری اور نظریاتی لحاظ سے مجلس احرار اسلام سے وابستہ تھے اور آپ نے ہمیشہ مجلس کے پلیٹ فارم سے ہی فتنہ قادیانیت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ آپ ہر سال مدرسہ تجوید القرآن کے سالانہ جلسہ پر ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری اور جانشین امیر شریعت کو مدعو فرماتے مگر اب ایک عرصہ سے مدرسہ تجوید القرآن اور جامعہ رشیدیہ کی ذمہ داریوں سے بوجوہ کنارہ کش تھے۔ اسلئے ان اکابر کا تعلق بھی صرف حضرت شہید کی ذات تک ہی محدود رہ گیا تھا۔ حضرت کی شہادت سے ایک محبوب شخصیت کا چراغ ہستی بجھ گیا۔ دین کی ترویج اور اشاعت کے لئے سوز و تڑپ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ تاریخ کا ایک باب تھا کہ ختم ہو گیا۔ حضرت مولانا پیر جی عبدالعلیم رائے پوری شہید نے تمام زندگی علم و عرفان کی شمع روشن کئے رکھی۔ علمی ثقاہت و جاہت سے تیرہ و تار ماحول کو تابانی بخشی۔ اللہ رب العزۃ نے حضرت شہید کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ تواضع وانکساری، فیاضی آپکی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حضرت شہید صبر و تحمل، محبت و شفقت رافت والفت کا مجسمہ تھے۔ سادہ سی چٹائی پر بیٹھے ولی اللہ معلوم ہوتے، دیکھنے والی نظریں سکون پذیر ہوتیں۔ دل فیضیاب ہوتے حضرت شہید کا گھر ہر کسی کا اپنا گھر تھا۔ پیاسے دور دور سے آتے اور اس باغ رحمت میں اپنے سارے رنج والم بھول جاتے حضرت شہید دکھی لوگوں کی باتیں سنتے اور ان کے غم کا مداوا کرتے اور زخموں پر مرہم رکھتے اور دوسروں کی تکلیف پر تڑپ جایا کرتے۔

کانٹا لگے کسی کے تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اللہ تعالی حضرت شہید کو بلند پایہ مرتبہ نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء کرے۔